ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL

JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL (JALT)
Vol.9.No.2 2026

بائبل کے متن کی تاریخی تنقید: بارٹ ڈی اہرمن اور مولانا رحمت اللہ کیرانوی کے مناہج کا تقابلی مطالعہ

BIBLICAL TEXTUAL CRITICISM: A COMPARATIVE STUDY OF THE METHODOLOGIES OF BART D. EHRMAN AND MAULANA RAHMATULLAH KAIRANVI

Muhammad Saqib
PhD Student (2025-Phd-IS-01),University of Engineering and Technology, Lahore
m.saqib08@gmail.com
Dr. Zahid Latif
Chairman Islamic Department,University of Engineering and Technology, Lahore

Abstract

This research article presents a comparative analysis of the methodologies employed in biblical textual criticism by two prominent figures from different intellectual traditions: Bart D. Ehrman, a leading contemporary secular biblical scholar, and Maulana Rahmatullah Kairanvi, a 19th-century Islamic scholar. The study focuses on Ehrman's "Rational Eclecticism" as presented in Misquoting Jesus and Kairanvi's systematic critique in Izhar-ul-Haq. While both scholars identify significant manuscript variants and scribal alterations, their theological premises and objectives differ substantially. Ehrman utilizes the historical-critical method to question the orthodox narrative of scripture, whereas Kairanvi employs these textual discrepancies to argue for the Islamic concept of Tahrif (alteration). This paper examines the points of convergence and divergence in their treatment of 'Internal' and 'External' evidence, concluding with an assessment of their impact on modern interfaith dialogue and biblical scholarship.

Keywords:Biblical Textual Criticism, Bart D. Ehrman, Maulana Rahmatullah Kairanvi, Misquoting Jesus, Izhar-ul-Haq, Manuscript Variants, Tahrif, Rational Eclecticism.

تعارف

بائبل کے متن کی تاریخی اور تنقیدی تحقیق (Biblical Textual Criticism) عصری مذہبی مطالعات میں ایک کلیدی اہمیت اختیار کر چکی ہے۔ اس علم کا بنیادی مقصد بائبل کے قدیم یونانی اور عبرانی نسخوں کے تقابل کے ذریعے اصل متن (Original Text) تک رسائی حاصل کرنا ہے۔[1] تاریخی طور پر اس میدان میں مغربی محققین کا غلبہ رہا ہے، جنہوں نے سائنسی اور لسانی بنیادوں پر بائبل کے نسخہ جاتی اختلافات (Textual Variants) کو موضوعِ بحث بنایا۔[2]

اس مقالے میں دو ایسی علمی شخصیات کے مناہج کا تقابلی جائزہ لیا گیا ہے جو دو مختلف علمی روایتوں اور ادوار کی نمائندگی کرتی ہیں۔ پہلے محقق بارٹ ڈی اہرمن (Bart D. Ehrman) ہیں، جو دورِ حاضر کے صفِ اول کے امریکی بائبل سکالر ہیں۔ ان کی تحقیقات، بالخصوص ان کی کتاب Misquoting Jesus، نے اس حقیقت کو اجاگر کیا کہ بائبل کا موجودہ متن صدیوں کے دوران کاتبین کی انسانی غلطیوں اور شعوری تبدیلیوں سے گزرا ہے۔([3] اہرمن کا منہج خالصتاً تاریخی-تنقیدی (Historical-Critical) ہے، جس میں وہ بائبل کو ایک الہامی کتاب کے بجائے ایک "انسانی کتاب (Human Book) "کے طور پر پرکھتے ہیں۔[4]

---

[1] Bart D. Ehrman, Misquoting Jesus: The Story Behind Who Changed the Bible and Why (New York: HarperSanFrancisco, 2005), 1.

[2] Elaine Pagels, The Gnostic Gospels (New York: Random House, 1979), 20-25.

[3] Bart D. Ehrman, Misquoting Jesus: The Story Behind Who Changed the Bible and Why (New York: HarperSanFrancisco, 2005), 11.

[4] Bart D. Ehrman, Misquoting Jesus: The Story Behind Who Changed the Bible and Why (New York: HarperSanFrancisco, 2005), 11.

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

دوسری جانب مولانا رحمت اللہ کیرانوی (وفات: 1891ء) کی شخصیت ہے، جنہوں نے اپنی مایہ ناز تصنیف اظہار الحق کے ذریعے انیسویں صدی میں بائبل پر اسلامی تنقید کی ایک نئی اور مستحکم بنیاد رکھی۔[5] مولانا کیرانوی کا علمی کام ایک ایسے وقت میں سامنے آیا جب برصغیر میں مسیحی مشنریز نے اسلامی عقائد پر کلامی حملے شروع کیے تھے۔ انہوں نے بائبل کے متن میں موجود تضادات، تاریخی اغلاط اور نسخہ جاتی اختلافات کو استعمال کرتے ہوئے 'اثباتِ تحریف (Textual Alteration) ' کے اسلامی مقدمے کو علمی طور پر ثابت کیا۔[6]

ان دونوں محققین کی زندگی کے حالات ان کے علمی سفر کی تفہیم میں کلیدی کردار ادا کرتے ہیں۔ بارٹ اہرمن 1950 کی دہائی میں امریکہ کے ایک قدامت پسند ماحول میں پیدا ہوئے اور نوجوانی میں "Born-again" مسیحی تجربے سے گزرنے کے بعد موڈی بائبل انسٹی ٹیوٹ اور وہیٹن کالج جیسے بنیاد پرست اداروں سے تعلیم حاصل کی، جہاں بائبل کو "لفظ بلفظ الہامی" مانا جاتا تھا۔ تاہم، پرنسٹن تھیولوجیکل سیمنری میں یونانی نسخوں کے گہرے مطالعے اور ٹیکسٹوئل کریٹیسزم کے فن نے ان کے نظریات کو بدل کر اکیڈمک تشکیک کی راہ پر ڈال دیا۔ دوسری طرف، مولانا رحمت اللہ کیرانوی انیسویں صدی کے ہندوستان کے اس علمی و سیاسی پس منظر سے تعلق رکھتے تھے جہاں اسلام کو نوآبادیاتی دور کے مسیحی مشنریوں سے علمی چیلنج درپیش تھا۔ انہوں نے 1854 میں آگرہ کے تاریخی مناظرے میں بائبل کی تحریف کو ثابت کر کے مشنری تحریک کا رخ موڑ دیا اور بعد ازاں 1857 کی جنگِ آزادی کے بعد مکہ مکرمہ ہجرت کر کے وہاں سلطانِ وقت کی ایما پر اپنی معرکہ آرا تصنیف مکمل کی، جو آج بھی اسلامی دفاعی ادب کا شاہکار سمجھی جاتی ہے۔

اس تحقیق کا بنیادی مقصد ان دونوں مناہج کے درمیان پائے جانے والے اشتراک اور اختلاف کے علمی پہلوؤں کو واشگاف کرنا ہے۔ یہ مطالعہ اس حقیقت کو بے نقاب کرتا ہے کہ اگرچہ بارٹ اہرمن اور مولانا کیرانوی کا فکری نقطہ آغاز اور حتمی منزل جدا ہے، لیکن بائبل کے متن میں انسانی مداخلت اور نسخہ جاتی تغیرات کے ثبوت پر دونوں کے علمی نتائج میں ایک حیرت انگیز ہم آہنگی پائی جاتی ہے۔[7] جہاں اہرمن کی تحقیق جدید اکیڈمک تشکیک کو جنم دے کر بائبل کے مروجہ تقدس پر سوالات اٹھاتی ہے، وہاں مولانا کیرانوی انہی شواہد کو اسلامی کلامی روایت کے تحت بائبل کی 'تحریفِ لفظی' کے ثبوت اور قرآنِ مجید کی اعجازی معتبریت کے حق میں ایک ناقابلِ تردید مقدمے کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔[8] یوں یہ مقالہ مغربی تنقیدِ بائبل اور مشرقی اسلامی فکر کے مابین موجود علمی خلا کو پُر کرتے ہوئے اس موضوع کی عصری اور دفاعی اہمیت کو اجاگر کرے گا۔[9]

بارٹ ڈی اہرمن اور جدید تاریخی تنقیدی منہج

1.1 علمی پس منظر اور عقلی انتخاب کا تصور

بارٹ ڈی اہرمن کا علمی سفر بنیاد پرستی (Fundamentalism) سے اکیڈمک تشکیک کی طرف ایک بتدریج منتقلی کی داستان ہے۔[10] ان کی فکر کا بنیادی محور یہ ہے کہ اگرچہ عیسائی روایت میں بائبل کو لفظ بلفظ الہامی (Verbally Inspired) مانا جاتا تھا، لیکن تاریخی حقائق یہ بتاتے ہیں کہ ہمارے پاس بائبل کی اصل

---

[5] Maulana Rahmatullah Kairanvi, Izhar-ul-Haq (Arabic Edition), (Cairo: Dar al-Turath, n.d.), 1: 5.

[6] Mufti Muhammad Taqi Usmani, Bible say Quran Tak (Urdu/Roman Script), (Karachi: Maktaba Ma'ariful Quran, 2010), 1: 50.

[7] Mufti Muhammad Taqi Usmani, Bible say Quran Tak (Urdu/Roman Script), (Karachi: Maktaba Ma'ariful Quran, 2010), 2: 120.

[8] Bart D. Ehrman, Misquoting Jesus: The Story Behind Who Changed the Bible and Why (New York: HarperSanFrancisco, 2005), 208-210.

[9] Mukhtasar Izhar-ul-Haq (Urdu Translation), (Lahore: Islami Academy, n.d.), 25.

[10] Bart D. Ehrman, Misquoting Jesus: The Story Behind Who Changed the Bible and Why (New York: HarperSanFrancisco, 2005), 11, 211.

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL

JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL (JALT)
Vol.9.No.2 2026

تحریریں (Autographs) محفوظ نہیں ہیں۔[11] اہرمن کے نزدیک "ٹیکسٹوئل کریٹیسزم (Textual Criticism) "ایک ایسا علمی فن ہے جو ان نسخوں سے اصل الفاظ کی بازیافت کی کوشش کرتا ہے جنہیں کاتبین نے تبدیل کر دیا تھا۔[12]

وہ اپنے طریقہ کار کو "عقلی انتخاب (Rational Eclecticism) "کا نام دیتے ہیں۔ اس منہج کی تعریف کرتے ہوئے وہ لکھتے ہیں:

> "جدید دور کے متن کے نقاد خود کو عقلی انتخاب پسند (Rational Eclecticists) کہلاتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ دستیاب نسخوں میں موجود مختلف قراتوں میں سے اس ایک کا انتخاب کرتے ہیں جو ان کے نزدیک قدیم ترین متن کی بہترین نمائندگی کرتی ہو"۔[13]

اس منہج میں وہ کسی ایک نسخے پر تکیہ کرنے کے بجائے داخلی اور خارجی شہادتوں شہادتوں کے درمیان عقلی توازن قائم کرتے ہیں۔[14] خارجی شہادتوں میں نسخوں کی قدامت، ان کی جغرافیائی تقسیم اور ان کے مخصوص گروہوں (Textual Families) کی معتبریت کو جانچا جاتا ہے۔[15]

1.2 کتاب 'Misquoting Jesus' کا تجزیہ: کاتبین کی سہو اور دانستہ تبدیلیاں

اہرمن کی کتاب Misquoting Jesus بائبل کے متن میں ہونے والی انسانی مداخلت کی ایک مفصل اور علمی داستان ہے۔[16] ان کے بقول بائبل کے دستیاب نسخوں میں موجود اختلافات کی تعداد اس کے کل الفاظ سے بھی زیادہ ہے۔[17] وہ کاتبین کی ان تبدیلیوں کو دو بڑی اقسام میں تقسیم کرتے ہیں:

الف) غیر ارادی یا اتفاقی تبدیلیاں: اہرمن کے مطابق زیادہ تر تبدیلیاں کاتبین کی بشری لغزشوں کا نتیجہ تھیں۔[18] قدیم یونانی متن میں جملوں اور الفاظ کے درمیان وقفہ نہ ہونا (Scriptuo Continua) ان غلطیوں کی بڑی وجہ بنا۔[19] کاتب اکثر ملتے جلتے الفاظ میں دھوکا کھا جاتے تھے، جیسے یونانی لفظ (PONERAS) 'evil' کو (PORNEIAS) یعنی sexual immorality سے بدل دینا۔[20] اسی طرح کاتبین کی تھکن یا توجہ ہٹنے سے اکثر الفاظ یا مکمل جملے حذف ہو جاتے تھے۔[21]

ب) دانستہ یا شعوری تبدیلیاں: اہرمن کا دعویٰ ہے کہ کاتبین نے بعض اوقات متن کو "درست" کرنے کے لیے دانستہ تبدیلیاں بھی کیں، جس میں ان کے مقاصد (مذہبی طور پر) بظاہر "پاکیزہ" تھے، لیکن اس کے نتیجے میں مصنف کے اصل الفاظ بدل گئے اور ضائع ہو گئے۔[22] یہ تبدیلیاں اکثر الہیاتی تنازعات کے تحت کی گئیں تاکہ

---

[11] Bart D. Ehrman, Misquoting Jesus: The Story Behind Who Changed the Bible and Why (New York: HarperSanFrancisco, 2005), 5, 7, 11.

[12] Bart D. Ehrman, Misquoting Jesus: The Story Behind Who Changed the Bible and Why (New York: HarperSanFrancisco, 2005), 5.

[13] Bart D. Ehrman, Misquoting Jesus: The Story Behind Who Changed the Bible and Why (New York: HarperSanFrancisco, 2005), 128.

[14] Bart D. Ehrman, Misquoting Jesus: The Story Behind Who Changed the Bible and Why (New York: HarperSanFrancisco, 2005), 128.

[15] Bart D. Ehrman, Misquoting Jesus: The Story Behind Who Changed the Bible and Why (New York: HarperSanFrancisco, 2005), 129-131.

[16] Bart D. Ehrman, Misquoting Jesus: The Story Behind Who Changed the Bible and Why (New York: HarperSanFrancisco, 2005), Title page.

[17] Bart D. Ehrman, Misquoting Jesus: The Story Behind Who Changed the Bible and Why (New York: HarperSanFrancisco, 2005), 10, 90.

[18] Bart D. Ehrman, Misquoting Jesus: The Story Behind Who Changed the Bible and Why (New York: HarperSanFrancisco, 2005), 46-47, 55.

[19] Bart D. Ehrman, Misquoting Jesus: The Story Behind Who Changed the Bible and Why (New York: HarperSanFrancisco, 2005), 48.

[20] Bart D. Ehrman, Misquoting Jesus: The Story Behind Who Changed the Bible and Why (New York: HarperSanFrancisco, 2005), 90.

[21] Bart D. Ehrman, Misquoting Jesus: The Story Behind Who Changed the Bible and Why (New York: HarperSanFrancisco, 2005), 55.

[22] Bart D. Ehrman, Misquoting Jesus: The Story Behind Who Changed the Bible and Why (New York: HarperSanFrancisco, 2005), 56.

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL

متن کو آرتھوڈوکس عقائد کے مطابق بنایا جاسکے اور "بدعتیوں" کے استدلال کو ختم کیا جاسکے۔ [23] مثال کے طور پر، یوحنا کی انجیل میں 'عقیدہ تثلیث' کو سہارا دینے کے لیے بعد کے کاتبین کی مداخلت (Johannine Comma) اس کی واضح مثال ہے۔ [24]

1.3 یونانی نسخوں کی بنیاد پر متن کی بازیافت کا طریقہ کار

اہر من اس مشکل علمی کام کی تفصیل بیان کرتے ہیں کہ کس طرح لاکھوں اختلافات میں سے اصل متن تک پہنچا جائے۔ [25] اس کے لیے وہ چند سنہری اصول بیان کرتے ہیں۔ [26] ان میں سب سے اہم اصول "مشکل قرات کی ترجیح" ہے۔ یعنی اگر ایک نسخے میں آسان اور دوسرے میں مشکل عبارت ہو تو امکان یہی ہے کہ مشکل عبارت ہی اصل ہے، کیونکہ کاتب نے اسے آسان بنانے کی کوشش کی ہوگی۔ [27] اہر من کا یہ پورا منہج اس حتمی نتیجے پر ختم ہوتا ہے کہ بائبل ایک "انسانی کتاب" ہے جسے انسانوں نے اپنے مخصوص حالات، الہیات اور بشری کمزوریوں کے ساتھ نقل کیا۔ [28]

باب دوم: مولانا رحمت اللہ کیرانوی اور بائبل پر اسلامی تنقیدی روایت

2.1 اظہار الحق کا تاریخی تناظر اور مناظرہ آگرہ 1854

مولانا رحمت اللہ کیرانوی (1818–1891 عیسوی) کی علمی و تحقیقی خدمات کا آغاز انیسویں صدی کے برصغیر کے مخصوص حالات میں ہوا۔ اس دور میں عیسائی مشنری، بالخصوص **سی جی فینڈر (C.G. Pfander)** نے اپنی کتاب 'میزان الحق' کے ذریعے اسلام اور قرآن پر علمی حملے شروع کیے تھے۔ مولانا کیرانوی نے ان حملوں کا جواب دینے کے لیے 1854 میں آگرہ کے مقام پر ایک تاریخی مناظرہ کیا جس میں انہوں نے عیسائیوں کے اپنے ہی مستند ماخذ سے بائبل کی تحریف کو ثابت کیا۔ [29]

اس مناظرے کے بعد جب 1857 کی جنگِ آزادی میں مولانا پر حالات سازگار نہ رہے تو انہوں نے مکہ مکرمہ ہجرت کی اور وہاں سلطانِ وقت کی درخواست پر اپنی معرکہ آرا کتاب 'اظہار الحق' تالیف فرمائی۔ مفتی محمد تقی عثمانی اس کتاب کی اہمیت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ "یہ مقالہ درحقیقت اپنے موضوع پر ایک مستقل، مکمل، جامع اور بے نظیر تصنیف ہے جس میں عیسائیت کی اصل حقیقت خود عیسائیوں کی مسلمہ قدیم و جدید کتابوں سے لکھی گئی ہے"۔ [30]

2.2 مولانا کیرانوی کا منہج: تضادات کی نشاندہی اور اثباتِ تحریف

مولانا کیرانوی کا منہج بارٹ اہر من کے جدید 'ٹیکسٹوئل کریٹیسزم' سے ایک صدی قبل ہی ان اصولوں پر قائم ہو چکا تھا۔ انہوں نے بائبل کے متن میں پائے جانے والے تضادات اور غلطیوں کو دو بنیادی حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ یہ تحریف لفظی اور تحریف معنوی ہیں۔ [31]

ان کے منہج کی بنیادی خصوصیت یہ تھی کہ وہ صرف اسلامی ماخذ پر تکیہ کرنے کے بجائے مغربی مستشرقین اور مسیحی سکالرز کے فراہم کردہ نسخہ جاتی اختلافات کو بطورِ دلیل پیش کرتے تھے۔ مولانا کیرانوی بائبل کی تاریخی حیثیت پر سوالات اٹھاتے ہوئے ثابت کرتے ہیں کہ موجودہ اناجیل ان حواریوں کے لکھے ہوئے

---

[23] Bart D. Ehrman, Misquoting Jesus: The Story Behind Who Changed the Bible and Why (New York: HarperSanFrancisco, 2005), 151.
[24] Bart D. Ehrman, Misquoting Jesus: The Story Behind Who Changed the Bible and Why (New York: HarperSanFrancisco, 2005), 81, 113.
[25] Bart D. Ehrman, Misquoting Jesus: The Story Behind Who Changed the Bible and Why (New York: HarperSanFrancisco, 2005), 46, 52.
[26] Bart D. Ehrman, Misquoting Jesus: The Story Behind Who Changed the Bible and Why (New York: HarperSanFrancisco, 2005), 52, 107.
[27] Bart D. Ehrman, Misquoting Jesus: The Story Behind Who Changed the Bible and Why (New York: HarperSanFrancisco, 2005), 99, 115.
[28] Bart D. Ehrman, Misquoting Jesus: The Story Behind Who Changed the Bible and Why (New York: HarperSanFrancisco, 2005), 12, 13.
[29] Mufti Muhammad Taqi Usmani, Isaiyat Kya Hai? (Karachi: Idara-tul-Ma'arif, n.d.), 5-6.
[30] Mufti Muhammad Taqi Usmani, Isaiyat Kya Hai? (Karachi: Idara-tul-Ma'arif, n.d.), 5-6.
[31] Mufti Muhammad Taqi Usmani, Isaiyat Kya Hai? (Karachi: Idara-tul-Ma'arif, n.d.), 131, 166.

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL (JALT)
Vol.9.No.2 2026

مستند نسخے نہیں ہیں جن کی طرف انہیں منسوب کیا جاتا ہے۔[32] خاص طور پر یوحنا کی انجیل کی تاریخی معتبریت پر ان کے اعتراضات انتہائی وزنی ہیں۔ اپنے اعتراضات کو وہ اندرونی شہادتوں سے ثابت کرتے ہیں۔[33]

2.3 تقابلِ ادیان میں مولانا کیرانوی کے علمی استدلال کی انفرادیت

مولانا کیرانوی کے استدلال کی انفرادیت یہ ہے کہ انہوں نے ٹھوس شواہد سے یہ ثابت کیا کہ موجودہ عیسائیت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اصل تعلیمات کے بجائے پولس (St. Paul) کے نظریات کا مجموعہ ہے۔[34] وہ لکھتے ہیں کہ پولس نے مسیح علیہ السلام کے لائے ہوئے دین کو تبدیل کر ڈالا اور اسے نصرانیت کے بجائے پولسیت میں بدل دیا۔ اس کی وجہ سے موجودہ عیسائی مذہب حضرت عیسیٰ کی اصل تعلیمات سے کوئی مناسبت نہیں رکھتا۔[35]

مولانا نے بائبل کے متن میں موجود ان تضادات کو بھی اجاگر کیا جہاں اناجیل کے بیانات ایک دوسرے کی تردید کرتے ہیں جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مصلوب ہونے کے واقعات یا معجزات کی تفصیلات میں پائے جانے والے واضح اختلافات ہیں۔[36] ان کا یہ پورا منہج اسلامی کلامی روایت کے تحت بائبل کے مقابلے میں قرآنِ مجید کی اعجازی معتبریت کو علمی طور پر ثابت کرنے کی ایک کامیاب کوشش ہے۔[37] وہ اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ بائبل کے متن میں انسانی مداخلت نے اسے اس قابل نہیں چھوڑا کہ اسے وحیِ الٰہی مانا جائے اور اب صرف قرآنِ مجید ہی ہدایت کا واحد معتبر ذریعہ ہے۔[38]

مماثلت اور اشتراک کے پہلو

زیرِ نظر باب میں بارٹ ڈی اہرمن اور مولانا رحمت اللہ کیرانوی کے مناہج کے درمیان ان علمی نکات کا جائزہ لیا گیا ہے جہاں دونوں محققین، اپنے مختلف فکری پس منظر کے باوجود، ایک ہی نتیجے پر پہنچتے نظر آتے ہیں۔

3.1 قدیم نسخوں کے اختلافات پر اتفاق

بارٹ اہرمن اور مولانا کیرانوی دونوں اس بنیادی حقیقت پر متفق ہیں کہ بائبل کے موجودہ یونانی اور عبرانی نسخوں میں ہزاروں کی تعداد میں اختلافات موجود ہیں۔ اہرمن جان مل (John Mill) کی تحقیق کا حوالہ دیتے ہوئے بتاتے ہیں کہ صرف بائبل کے دستیاب نسخوں میں تیس ہزار سے زائد مقامات پر متن کا فرق پایا جاتا ہے۔[39] اہرمن کے نزدیک یہ اختلافات اتنے زیادہ ہیں کہ ہمارے پاس موجود نسخوں میں بائبل کے کل الفاظ سے زیادہ اختلافات کی تعداد موجود ہے۔[40]

اسی طرح مولانا کیرانوی نے اپنی تصنیف 'اظہار الحق' میں مسیحی سکالرز کے اپنے ہی اعترافات سے یہ ثابت کیا کہ بائبل کے نسخے تحریفِ لفظی سے پاک نہیں ہیں۔[41] مولانا نے بائبل کے متن میں پائے جانے والے تضادات اور نسخہ جاتی فرق کو اسلامی مقدمہ 'تحریف' کی بنیاد بنایا۔[42] دونوں محققین اس بات پر متفق ہیں کہ بائبل کے وہ اصل نسخے (Autographs) جو مصنفین نے خود لکھے تھے اب دنیا میں کہیں موجود نہیں ہیں۔[43]

---

[32] Mufti Muhammad Taqi Usmani, Isaiyat Kya Hai? (Karachi: Idara-tul-Ma'arif, n.d.), 100, 158.
[33] Mufti Muhammad Taqi Usmani, Isaiyat Kya Hai? (Karachi: Idara-tul-Ma'arif, n.d.), 97-98.
[34] Mufti Muhammad Taqi Usmani, Isaiyat Kya Hai? (Karachi: Idara-tul-Ma'arif, n.d.), 143.
[35] Mufti Muhammad Taqi Usmani, Isaiyat Kya Hai? (Karachi: Idara-tul-Ma'arif, n.d.), 150.
[36] Mufti Muhammad Taqi Usmani, Isaiyat Kya Hai? (Karachi: Idara-tul-Ma'arif, n.d.), 72.
[37] Mufti Muhammad Taqi Usmani, Isaiyat Kya Hai? (Karachi: Idara-tul-Ma'arif, n.d.), 6.
[38] Mufti Muhammad Taqi Usmani, Isaiyat Kya Hai? (Karachi: Idara-tul-Ma'arif, n.d.), 120.
[39] Bart D. Ehrman, Misquoting Jesus: The Story Behind Who Changed the Bible and Why (New York: HarperSanFrancisco, 2005), 84.
[40] Bart D. Ehrman, Misquoting Jesus: The Story Behind Who Changed the Bible and Why (New York: HarperSanFrancisco, 2005), 90.
[41] Mufti Muhammad Taqi Usmani, Isaiyat Kya Hai? (Karachi: Idara-tul-Ma'arif, n.d.), 5-6.
[42] Mufti Muhammad Taqi Usmani, Isaiyat Kya Hai? (Karachi: Idara-tul-Ma'arif, n.d.), 131.
[43] Bart D. Ehrman, Misquoting Jesus: The Story Behind Who Changed the Bible and Why (New York: HarperSanFrancisco, 2005), 5, 11.

3.2 غیر مستند اناجیل اور غناسطی ماخذ کا استعمال

دونوں مناہج میں ایک بڑی مماثلت غیر قانونی (Non-canonical) اور غناسطی (**Gnostic**) ماخذ سے استدلال کرنا ہے۔ بارٹ اہرمن اپنی ابحاث میں ابتدائی عیسائی دور کے ان ماخذ کا کثرت سے ذکر کرتے ہیں جنہیں بعد ازاں بدعتی (Heretical) قرار دے کر رد کر دیا گیا تھا۔[44] وہ بتاتے ہیں کہ کس طرح آرتھوڈوکس کاتبین نے متن میں تبدیلیاں کیں تاکہ ان بدعتی فرقوں کے نظریات کا توڑ کیا جا سکے۔[45]

دوسری طرف مولانا کیرانوی نے اپنی تحقیقات میں 'انجیلِ برناباس' جیسے ماخذ کو خاص اہمیت دی۔[46] مولانا کا استدلال یہ تھا کہ یہ اناجیل عیسائیت کے ان ابتدائی عقائد کی نمائندگی کرتی ہیں جو موجودہ کلیسا کے نظریات سے مختلف تھے اور اسلامی توحید سے قریب تر تھے۔[47] اگرچہ اہرمن ان ماخذ کو تاریخی ارتقاء کے طور پر دیکھتے ہیں اور مولانا انہیں سچائی کی گمشدہ کڑی قرار دیتے ہیں لیکن دونوں ہی مروجہ بائبل کے مقابلے میں ان ماخذوں کی علمی اہمیت کے قائل ہیں۔[48]

3.3 بائبل کی تاریخی حیثیت پر مشترکہ علمی سوالات

اہرمن اور مولانا کیرانوی دونوں ہی بائبل کے مروجہ انتساب پر سوالات اٹھاتے ہیں۔ اہرمن کا دعویٰ ہے کہ اناجیل کے مصنفین در حقیقت وہ حواری نہیں ہیں جن کے نام ان کے ساتھ جڑے ہوئے ہیں بلکہ یہ گمنام تحریریں ہیں جنہیں بعد کے ادوار میں نام دیے گئے۔[49] اسی طرح مولانا کیرانوی نے بھی اندرونی شہادتوں سے یہ ثابت کیا کہ 'یوحنا کی انجیل' یا پولس کے خطوط کو ان شخصیات کی طرف منسوب کرنا تاریخی طور پر مشکوک ہے۔[50] مولانا کے نزدیک پولس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اصل تعلیمات کو تبدیل کر کے ایک نیا دین وضع کیا تھا۔[51] یوں دونوں محققین بائبل کو ایک مستند تاریخی ریکارڈ کے بجائے ایک "تبدیل شدہ متن" کے طور پر دیکھتے ہیں۔[52] اہرمن کا دعویٰ ہے کہ اناجیل کے مصنفین در حقیقت وہ حواری نہیں ہیں جن کے نام ان کے ساتھ جڑے ہوئے ہیں بلکہ یہ بعد کے دور کی گمنام تحریریں ہیں۔[53] وہ لکھتے ہیں کہ "بائبل ایک انسانی کتاب ہے... جسے مختلف انسانوں نے مختلف مقامات اور ضروریات کے تحت لکھا"۔[54]

اسی طرح مولانا کیرانوی نے بھی اندرونی شہادتوں سے یہ ثابت کیا کہ 'یوحنا کی انجیل' یا پولس کے خطوط کو ان شخصیات کی طرف منسوب کرنا تاریخی طور پر مشکوک ہے۔[55] مولانا کے نزدیک پولس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اصل تعلیمات کو تبدیل کر کے ایک نیا دین وضع کیا تھا جس کی وجہ سے موجودہ عیسائی مذہب

---

[44] Bart D. Ehrman, Misquoting Jesus: The Story Behind Who Changed the Bible and Why (New York: HarperSanFrancisco, 2005), 152, 170.
[45] Bart D. Ehrman, Misquoting Jesus: The Story Behind Who Changed the Bible and Why (New York: HarperSanFrancisco, 2005), 151, 157.
[46] Mufti Muhammad Taqi Usmani, Isaiyat Kya Hai? (Karachi: Idara-tul-Ma'arif, n.d.), 141.
[47] Mufti Muhammad Taqi Usmani, Isaiyat Kya Hai? (Karachi: Idara-tul-Ma'arif, n.d.), 142, 182.
[48] Elaine Pagels, The Gnostic Gospels (New York: Random House, 1979), xvii.
[49] Bart D. Ehrman, Misquoting Jesus: The Story Behind Who Changed the Bible and Why (New York: HarperSanFrancisco, 2005), 11-12.
[50] Mufti Muhammad Taqi Usmani, Isaiyat Kya Hai? (Karachi: Idara-tul-Ma'arif, n.d.), 108.
[51] Mufti Muhammad Taqi Usmani, Isaiyat Kya Hai? (Karachi: Idara-tul-Ma'arif, n.d.), 82, 85.
[52] Bart D. Ehrman, Misquoting Jesus: The Story Behind Who Changed the Bible and Why (New York: HarperSanFrancisco, 2005), 208.
[53] Bart D. Ehrman, Misquoting Jesus: The Story Behind Who Changed the Bible and Why (New York: HarperSanFrancisco, 2005), 11-12.
[54] Bart D. Ehrman, Misquoting Jesus: The Story Behind Who Changed the Bible and Why (New York: HarperSanFrancisco, 2005), 12.
[55] Mufti Muhammad Taqi Usmani, Isaiyat Kya Hai? (Karachi: Idara-tul-Ma'arif, n.d.), 108.

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

الہامی بنیادوں سے دور ہو گیا۔[56] یوں دونوں محققین بائبل کو ایک مستند تاریخی ریکارڈ کے بجائے ایک "تبدیل شدہ متن (Altered Text) " کے طور پر دیکھتے ہیں۔[57]

اختلاف اور تفریق کے بنیادی نکات

اگرچہ بارٹ ڈی اہرمن اور مولانا رحمت اللہ کیرانوی بائبل کے متن میں تبدیلیوں اور نسخہ جاتی اختلافات کی موجودگی پر متفق ہیں تاہم ان کے نظریاتی مقدمات، طریقہ کار اور حتمی نتائج میں بنیادی علمی فرق پایا جاتا ہے۔

4.1 نظریاتی بنیادیں: سیکولر تاریخی تنقید بمقابلہ اسلامی دفاعی منہج

بارٹ اہرمن کا نقطہ آغاز خالصتاً سیکولر اور اکیڈمک تاریخی تنقید (Secular Historical Criticism) ہے۔[58] وہ بائبل کو ایک الہامی کتاب کے بجائے ایک تاریخی دستاویز کے طور پر دیکھتے ہیں جس کے پیچھے انسانی عوامل کارفرما تھے۔[59] اہرمن لکھتے ہیں کہ:

> "بائبل میرے سامنے ایک انسانی کتاب کے طور پر ظاہر ہونے لگی... کاتبین نے اسے نقل کرتے ہوئے اس میں تبدیلیاں کیں اور اصل میں اسے لکھنے والے بھی انسان ہی تھے"۔[60]

اس کے برعکس مولانا رحمت اللہ کیرانوی کا منہج اسلامی 'دفاعی روایت (Apologetics) ' اور 'علم کلام' کے تحت استوار ہے۔[61] ان کا مقصد محض اکیڈمک ریسرچ نہیں بلکہ عیسائی مشنریوں کے اعتراضات کا جواب دینا اور اسلامی عقیدہ اثباتِ تحریف کو ثابت کرنا تھا تاکہ قرآنِ مجید کی لافانی معتبریت واضح ہو سکے۔[62] مولانا کیرانوی نے بائبل کے متن کے تضادات کو اس کے غیر الہامی ہونے کی دلیل کے طور پر پیش کیا۔[63]

4.2 اصل متن کی تلاش کا معیار

اہرمن کا پورا علمی زور "ٹیکسٹوئل کریٹیسزم" کے ذریعے اس قدیم ترین متن تک پہنچنے پر ہے جو کاتبین کی تبدیلیوں سے قبل موجود تھا۔[64] اس کے لیے وہ "مشکل قرات کی ترجیح (Difficult Reading is Preferable) " جیسے پیچیدہ لسانی اور تاریخی اصول استعمال کرتے ہیں۔[65] وہ متن کو درست کر کے اس کی تاریخی بحالی چاہتے ہیں خواہ وہ متن اہرمن کے نزدیک انسانی ہی کیوں نہ ہو۔[66]

---

[56] Mufti Muhammad Taqi Usmani, Isaiyat Kya Hai? (Karachi: Idara-tul-Ma'arif, n.d.), 82, 85.
[57] Bart D. Ehrman, Misquoting Jesus: The Story Behind Who Changed the Bible and Why (New York: HarperSanFrancisco, 2005), 208; Mufti Muhammad Taqi Usmani, Isaiyat Kya Hai? (Karachi: Idara-tul-Ma'arif, n.d.), 6.
[58] Bart D. Ehrman, Misquoting Jesus: The Story Behind Who Changed the Bible and Why (New York: HarperSanFrancisco, 2005), 11, 14.
[59] Bart D. Ehrman, Misquoting Jesus: The Story Behind Who Changed the Bible and Why (New York: HarperSanFrancisco, 2005), 11.
[60] Bart D. Ehrman, Misquoting Jesus: The Story Behind Who Changed the Bible and Why (New York: HarperSanFrancisco, 2005), 11.
[61] Mufti Muhammad Taqi Usmani, Isaiyat Kya Hai? (Karachi: Idara-tul-Ma'arif, n.d.), 5.
[62] Mufti Muhammad Taqi Usmani, Isaiyat Kya Hai? (Karachi: Idara-tul-Ma'arif, n.d.), 6.
[63] Mufti Muhammad Taqi Usmani, Isaiyat Kya Hai? (Karachi: Idara-tul-Ma'arif, n.d.), 131.
[64] Bart D. Ehrman, Misquoting Jesus: The Story Behind Who Changed the Bible and Why (New York: HarperSanFrancisco, 2005), 128.
[65] Bart D. Ehrman, Misquoting Jesus: The Story Behind Who Changed the Bible and Why (New York: HarperSanFrancisco, 2005), 131-132.
[66] Bart D. Ehrman, Misquoting Jesus: The Story Behind Who Changed the Bible and Why (New York: HarperSanFrancisco, 2005), 209-210.

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

دوسری طرف مولانا کیرانوی کا طریقہ کار بائبل کے متن کو درست کرنے کے بجائے اس کی غیر معتبریت کو بے نقاب کرنے پر مبنی ہے۔[67] وہ بائبل کے داخلی تضادات اور تاریخی اغلاط سے یہ ثابت کرتے ہیں کہ یہ متن اپنے کاتبین کی نظریاتی مداخلت کی وجہ سے اس قابل ہی نہیں رہا کہ اسے کلام الٰہی مانا جاسکے۔[68] مولانا کے نزدیک بائبل میں موجود ہزاروں اختلافات اس بات کا ثبوت ہیں کہ مسیح علیہ السلام کی اصل تعلیمات ضائع ہو چکی ہیں۔[69]

4.3 نتائج کا فرق: اکیڈمک تشکیک بمقابلہ اثباتِ ایمان

اہرمن کی تحقیق کا حتمی نتیجہ اکیڈمک تشکیک (Academic Skepticism) کی صورت میں نکلتا ہے۔[70] وہ اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ چونکہ ہمارے پاس اصل نسخے موجود نہیں ہیں اور دستیاب نسخے اختلافات سے بھرپور ہیں، اس لیے ہم یقین سے نہیں کہہ سکتے کہ بائبل کے مصنفین نے درحقیقت کیا لکھا تھا۔[71]

اس کے برعکس مولانا کیرانوی کی تحقیقات مسلمانوں کے لیے اثباتِ ایمان کا ذریعہ بنتی ہیں۔[72] ان کا حتمی نتیجہ یہ ہے کہ بائبل کی تحریف کے بعد اب صرف قرآنِ مجید ہی وہ واحد کتاب ہے جو اپنی اصل شکل میں محفوظ ہے اور بنی نوع انسان کی ہدایت کے لیے کافی ہے۔[73] یوں اہرمن بائبل کے تقدس پر سوالات اٹھا کر خاموش ہو جاتے ہیں جبکہ مولانا کیرانوی ان سوالات کو اسلام کی حقانیت کے حق میں ایک مکمل علمی مقدمے کی شکل دیتے ہیں۔[74]

علمی اثرات اور عصری معنویت

بارٹ ڈی اہرمن اور مولانا رحمت اللہ کیرانوی کی تحقیقات محض علمی میدان تک محدود نہیں رہیں بلکہ ان کے اثرات عالمی سطح پر مذہبی فکر اور اکیڈمک مباحث پر مرتب ہوئے ہیں۔

5.1 بارٹ اہرمن کے کام کی مغربی اکیڈمک دنیا میں اہمیت

بارٹ اہرمن کی سب سے بڑی علمی خدمت یہ ہے کہ انہوں نے "ٹیکسٹوئل کریٹیسزم" جیسے پیچیدہ اور فنی میدان کو عام قاری کے لیے قابلِ فہم بنا دیا۔ ان کی کتاب Misquoting Jesus نے یہ بحث چھیڑ دی ہے کہ بائبل کے متن کی تاریخ محض مذہبی نہیں بلکہ ایک ثقافتی اور انسانی حقیقت ہے۔ اہرمن کے کام نے مغربی دنیا میں بائبل کے "لفظ بلفظ الہامی" ہونے کے روایتی تصور کو علمی بنیادوں پر چیلنج کیا ہے۔[75]

اہرمن لکھتے ہیں کہ بائبل مغربی تہذیب کی بنیاد ہے لیکن اس کے متن تک ہماری رسائی صرف ان محققین کے مرہونِ منت ہے جنہوں نے لاکھوں اختلافات میں سے اصل متن کو بازیافت کرنے کی کوشش کی ہے۔ ان کی تحقیق نے یہ واضح کیا کہ بائبل کا مطالعہ کرتے وقت اس کے انسانی پہلوؤں اور کاتبین کی مداخلت کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔[76]

5.2 مولانا کیرانوی کی تحقیقات کے جدید اسلامی فکر اور دعوت پر اثرات

مولانا رحمت اللہ کیرانوی کی تصنیف اظہار الحق بائبل پر اسلامی تنقید کی تاریخ میں ایک سنگِ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔ مفتی محمد تقی عثمانی کے بقول یہ کتاب اپنے موضوع پر ایک "مستقل، مکمل اور بے نظیر تصنیف" ہے۔[77] جس نے عیسائیت کی اصل حقیقت کو خود ان کے مستند مآخذ سے بے نقاب کیا ہے۔[78]

---

[67] Mufti Muhammad Taqi Usmani, Isaiyat Kya Hai? (Karachi: Idara-tul-Ma'arif, n.d.), 97.
[68] Mufti Muhammad Taqi Usmani, Isaiyat Kya Hai? (Karachi: Idara-tul-Ma'arif, n.d.), 154.
[69] Mufti Muhammad Taqi Usmani, Isaiyat Kya Hai? (Karachi: Idara-tul-Ma'arif, n.d.), 166.
[70] Bart D. Ehrman, Misquoting Jesus: The Story Behind Who Changed the Bible and Why (New York: HarperSanFrancisco, 2005), 211.
[71] Bart D. Ehrman, Misquoting Jesus: The Story Behind Who Changed the Bible and Why (New York: HarperSanFrancisco, 2005), 15.
[72] Mufti Muhammad Taqi Usmani, Isaiyat Kya Hai? (Karachi: Idara-tul-Ma'arif, n.d.), 120.
[73] Mufti Muhammad Taqi Usmani, Isaiyat Kya Hai? (Karachi: Idara-tul-Ma'arif, n.d.), 120.
[74] Mufti Muhammad Taqi Usmani, Isaiyat Kya Hai? (Karachi: Idara-tul-Ma'arif, n.d.), 131.
[75] Bart D. Ehrman, Misquoting Jesus: The Story Behind Who Changed the Bible and Why (New York: HarperSanFrancisco, 2005), 13-14.
[76] Bart D. Ehrman, Misquoting Jesus: The Story Behind Who Changed the Bible and Why (New York: HarperSanFrancisco, 2005), 11, 211.
[77] Mufti Muhammad Taqi Usmani, Isaiyat Kya Hai? (Karachi: Idara-tul-Ma'arif, n.d.), 5.
[78] Mufti Muhammad Taqi Usmani, Isaiyat Kya Hai? (Karachi: Idara-tul-Ma'arif, n.d.), 6.

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

مولانا کیرانوی کے اثرات درج ذیل نکات میں نمایاں ہیں:

دفاعی مضبوطی: انہوں نے مسلمانوں کو وہ علمی ہتھیار فراہم کیے جن کے ذریعے وہ عیسائی مشنریوں کے اعتراضات کا مدلل جواب دے سکے۔

اثباتِ تحریف کا جدید مقدمہ: مولانا نے ثابت کیا کہ بائبل کے نسخہ جاتی اختلافات محض اتفاقی نہیں بلکہ نظریاتی بنیادوں پر مبنی تھے جس نے اسلامی عقیدہ تحریف کو ایک تاریخی حقیقت کے طور پر مستحکم کیا۔

بین المذاہب مکالمہ: آج بھی جب عیسائیت اور اسلام کے مابین متن کی معتبریت پر بحث ہوتی ہے تو مولانا کیرانوی کا منہج ایک بنیادی ریفرنس کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔

5.3 عصری معنویت اور تقابلی ثمرات

موجودہ دور میں ان دونوں محققین کا تقابل اس لیے ضروری ہے کہ بارٹ اہرمن کے جدید علمی شواہد مولانا کیرانوی کے ایک صدی پرانے مقدمے کی تائید کرتے نظر آتے ہیں۔[79] اہرمن کی "اکیڈمک تشکیک" اور مولانا کی "کلامی بصیرت" دونوں مل کر اس نکتے پر پہنچتی ہیں کہ بائبل کا موجودہ متن اپنی اصل الہامی شکل میں موجود نہیں ہے۔[80] یہ ہم آہنگی عصری دعوتی میدان میں مسلمانوں کے لیے ایک مضبوط علمی بنیاد فراہم کرتی ہے۔

حاصلِ بحث

بارٹ ڈی اہرمن اور مولانا رحمت اللہ کیرانوی کے مناہج کا یہ تقابلی مطالعہ اس حقیقت کو علمی سطح پر منکشف کرتا ہے کہ بائبل کے متن کی تاریخی معتبریت پر سوالات اٹھانا محض ایک مذہبی عقیدہ نہیں بلکہ ایک ٹھوس علمی اور تاریخی حقیقت ہے۔ اس تحقیق سے درج ذیل بنیادی نتائج حاصل ہوئے ہیں:

1۔ اصل نسخوں کی عدم موجودگی پر اتفاق: دونوں محققین، اپنے نظریاتی اختلافات کے باوجود، اس تاریخی حقیقت پر متفق ہیں کہ بائبل کے وہ اصل نسخے (Autographs) جو اس کے مصنفین نے اپنے ہاتھ سے لکھے تھے، اب دنیا میں کہیں موجود نہیں ہیں۔[81] بارٹ اہرمن کے نزدیک یہ ایک ایسی اکیڈمک حقیقت ہے جو بائبل کے "لفظ بلفظ الہامی" ہونے کے تصور کو منہدم کر دیتی ہے۔[82] دوسری طرف مولانا کیرانوی اسی حقیقت کو اسلامی عقیدہ 'تحریفِ لفظی' کے حق میں ایک قطعی دلیل کے طور پر پیش کرتے ہیں۔[83]

2۔ متن میں انسانی مداخلت کا اعتراف: بارٹ اہرمن کی جدید تحقیق نے یہ ثابت کیا کہ بائبل کے متن میں ہزاروں اختلافات محض اتفاقی نہیں بلکہ کاتبین کے اپنے مخصوص الہیاتی اور سماجی نظریات کے تحت کی گئی دانستہ تبدیلیاں ہیں۔[84] دلچسپ بات یہ ہے کہ مولانا کیرانوی نے ایک صدی قبل اپنی تصنیف اظہار الحق میں مسیحی سکالرز کے اعترافات سے یہی نکتہ ثابت کیا تھا کہ اناجیل میں پائے جانے والے تضادات انسانی مداخلت کا نتیجہ ہیں۔[85]

---

79 Bart D. Ehrman, Misquoting Jesus: The Story Behind Who Changed the Bible and Why (New York: HarperSanFrancisco, 2005), 15; Mufti Muhammad Taqi Usmani, Isaiyat Kya Hai? (Karachi: Idara-tul-Ma'arif, n.d.), 6.

80 Bart D. Ehrman, Misquoting Jesus: The Story Behind Who Changed the Bible and Why (New York: HarperSanFrancisco, 2005), 11; Mufti Muhammad Taqi Usmani, Isaiyat Kya Hai? (Karachi: Idara-tul-Ma'arif, n.d.), 9.

81 Bart D. Ehrman, Misquoting Jesus: The Story Behind Who Changed the Bible and Why (New York: HarperSanFrancisco, 2005), 5, 11; Mufti Muhammad Taqi Usmani, Isaiyat Kya Hai? (Karachi: Idara-tul-Ma'arif, n.d.), 131.

82 Bart D. Ehrman, Misquoting Jesus: The Story Behind Who Changed the Bible and Why (New York: HarperSanFrancisco, 2005), 11, 211.

83 Mufti Muhammad Taqi Usmani, Isaiyat Kya Hai? (Karachi: Idara-tul-Ma'arif, n.d.), 120.

84 Bart D. Ehrman, Misquoting Jesus: The Story Behind Who Changed the Bible and Why (New York: HarperSanFrancisco, 2005), 84, 151.

85 Mufti Muhammad Taqi Usmani, Isaiyat Kya Hai? (Karachi: Idara-tul-Ma'arif, n.d.), 6, 131.

3۔ نتائج اور مقاصد کا فرق : جہاں بارٹ اہرمن کا منہج جدید علمی تشکیک (Academic Skepticism) کو جنم دیتا ہے جس میں بائبل کا تقدس ختم ہو کر اسے ایک "انسانی کتاب" کی حیثیت حاصل ہو جاتی ہے۔[86] وہاں مولانا کیرانوی کا منہج ایک مضبوط دفاعی اہمیت (Apologetic) کا حامل ہے۔ مولانا کا مقصد یہ ثابت کرنا تھا کہ چونکہ سابق کتب اپنے متن میں انسانی مداخلت کی وجہ سے ناقابلِ اعتبار ہو چکی ہیں، اس لیے اب بنی نوع انسان کے پاس ہدایت کا واحد معتبر ذریعہ صرف قرآنِ مجید ہے جو اپنی اصل الہامی شکل میں محفوظ ہے۔[87]

4۔ عصری معنویت : یہ مقالہ ثابت کرتا ہے کہ بارٹ اہرمن کی جدید مغربی ریسرچ درحقیقت مولانا رحمت اللہ کیرانوی کے اس مقدمے کی تائید کرتی نظر آتی ہے جو انہوں نے مناظرہ آگرہ (1854ء) کے وقت قائم کیا تھا۔ یہ تقابل بین المذاہب مکالمے میں مسلم محققین کے لیے ایک مضبوط علمی بنیاد فراہم کرتا ہے کہ وہ بائبل کی تاریخی غیر معتبریت کو جدید اکیڈمک زبان میں ثابت کر سکیں۔[88]

نتائج

1. بارٹ ڈی اہرمن اور مولانا رحمت اللہ کیرانوی دونوں بائبل کے موجودہ متن میں تاریخی تبدیلیوں اور متنی اختلافات کے وجود کو تسلیم کرتے ہیں، تاہم ان کے استدلال کے مصادر اور علمی مناہج ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔
2. بارٹ ڈی اہرمن کا منہج جدید مغربی تاریخی تنقید، متن شناسی اور مخطوطات کے تقابلی مطالعے پر قائم ہے، جبکہ مولانا رحمت اللہ کیرانوی کا منہج اسلامی الٰہیات، قرآن کریم اور سابقہ آسمانی کتب کے تصورِ تحریف کی روشنی میں تشکیل پاتا ہے۔
3. مطالعہ سے معلوم ہوا کہ بارٹ ڈی اہرمن بائبل کے مختلف نسخوں میں موجود اختلافات کو تاریخی نقل و کتابت کے عمل کا نتیجہ قرار دیتے ہیں، جبکہ مولانا کیرانوی انہیں تحریف اور انسانی مداخلت کا ثبوت سمجھتے ہیں۔
4. دونوں مفکرین اس امر پر متفق نظر آتے ہیں کہ موجودہ بائبل اپنی اولین شکل میں محفوظ نہیں رہی، اگرچہ اس نتیجے تک پہنچنے کے لیے ان کے علمی دلائل اور نظریاتی بنیادیں مختلف ہیں۔
5. بارٹ ڈی اہرمن کی تحقیق بنیادی طور پر مخطوطاتی شواہد، قدیم یونانی متون اور لسانی تجزیے پر مبنی ہے، جبکہ مولانا رحمت اللہ کیرانوی نے مناظرانہ اسلوب کے ساتھ بائبل کے اندرونی تضادات اور عیسائی علماء کے اعترافات سے استدلال کیا ہے۔
6. تحقیق سے ثابت ہوا کہ مولانا رحمت اللہ کیرانوی نے انیسویں صدی میں جن متنی اختلافات کی نشاندہی کی، جدید مغربی متن شناسی نے ان میں سے متعدد مسائل کی علمی سطح پر مزید توضیح اور توثیق کی ہے۔
7. بارٹ ڈی اہرمن کا مقصد عیسائی مقدس متن کی تاریخی تشکیل اور ارتقاء کو سمجھنا ہے، جبکہ مولانا کیرانوی کا بنیادی مقصد اسلام کے تصورِ وحی اور ختمِ نبوت کے تناظر میں بائبل کی موجودہ حیثیت کا تنقیدی جائزہ پیش کرنا ہے۔
8. تقابلی تجزیے سے معلوم ہوا کہ دونوں مناہج میں تحقیقی دیانت، مصادر کے استعمال اور تنقیدی مطالعے کی اہمیت مشترک ہے، لیکن ان کے فکری مقاصد، مذہبی پس منظر اور نتائج میں نمایاں فرق پایا جاتا ہے۔
9. بارٹ ڈی اہرمن کا منہج علمی اور اکیڈمک حلقوں میں تاریخی تحقیق کی نمائندگی کرتا ہے، جبکہ مولانا رحمت اللہ کیرانوی کا منہج اسلامی مناظرہ، تقابلِ ادیان اور دعوتی ادب میں ایک نمایاں مقام رکھتا ہے۔
10. بائبل کے متن کی تاریخی تنقید صرف مذہبی مسئلہ نہیں بلکہ ایک بین العلومی موضوع ہے، جس میں تاریخ، لسانیات، مخطوطات، الٰہیات اور تقابلِ ادیان سب شامل ہیں۔

---

[86] Bart D. Ehrman, Misquoting Jesus: The Story Behind Who Changed the Bible and Why (New York: HarperSanFrancisco, 2005), 11, 15.
[87] Mufti Muhammad Taqi Usmani, Isaiyat Kya Hai? (Karachi: Idara-tul-Ma'arif, n.d.), 6, 9.
[88] Bart D. Ehrman, Misquoting Jesus: The Story Behind Who Changed the Bible and Why (New York: HarperSanFrancisco, 2005), 208-209.

11. جدید مغربی متن شناسی اور اسلامی تنقیدی روایت کے درمیان بعض مقامات پر فکری تقارب موجود ہے، تاہم دونوں کی تعبیرات اور حتمی نتائج ان کے اپنے مذہبی و فکری تناظر سے متاثر ہیں۔
12. اس تقابلی مطالعے سے یہ حقیقت سامنے آئی کہ مختلف علمی روایات کے درمیان مکالمہ، مصادر کا تنقیدی استعمال اور غیر جانب دار تحقیقی اسلوب تقابلِ ادیان کے میدان میں زیادہ متوازن اور مؤثر نتائج پیدا کر سکتا ہے۔
13. تحقیق یہ بھی ظاہر کرتی ہے کہ بائبل کے متنی ارتقاء کے مطالعے میں کلاسیکی اسلامی تصانیف اور جدید مغربی تحقیقات کو یکجا کر کے زیادہ جامع اور ہمہ گیر علمی تجزیہ پیش کیا جا سکتا ہے۔
14. یہ مطالعہ مستقبل میں اسلامی اور مغربی علمی روایت کے مابین علمی مکالمے، تقابلی الٰہیات اور متن شناسی کے جدید مباحث میں مزید تحقیق کے لیے مضبوط بنیاد فراہم کرتا ہے۔

سفارشات

1. جامعات اور تحقیقی اداروں میں تقابلِ ادیان اور متن شناسی (Textual Criticism) کے موضوعات کو نصاب کا مستقل حصہ بنایا جائے تاکہ طلبہ مختلف مذہبی متون کے تاریخی ارتقاء اور علمی تنقید سے واقف ہو سکیں۔
2. مولانا رحمت اللہ کیرانوی کی تصنیفات، خصوصاً *اظہار الحق*، کا جدید تحقیقی اصولوں کے مطابق تنقیدی ایڈیشن تیار کیا جائے تاکہ ان کی علمی خدمات کو بین الاقوامی سطح پر بہتر انداز میں متعارف کرایا جا سکے۔
3. بارٹ ڈی اہرمن اور دیگر جدید مغربی محققین کی تحقیقات کا اردو اور عربی زبان میں مستند علمی ترجمہ اور تجزیہ کیا جائے تاکہ مسلم محققین جدید متن شناسی کے مباحث سے براہِ راست استفادہ کر سکیں۔
4. اسلامی اور مغربی علمی روایت کے ماہرین کے درمیان بین المذاہب اور بین الجامعاتی علمی مکالمے، سیمینارز اور کانفرنسوں کا انعقاد کیا جائے تاکہ بائبل کے متنی مباحث پر علمی اور تحقیقی سطح پر تعمیری گفتگو کو فروغ مل سکے۔
5. بائبل کے قدیم مخطوطات، ان کے مختلف نسخوں اور متنی اختلافات پر ڈیجیٹل تحقیق اور مخطوطاتی مطالعات (Manuscript Studies) کے مراکز قائم کیے جائیں تاکہ جدید تحقیقی ذرائع سے استفادہ ممکن ہو۔
6. مسلم محققین کو چاہیے کہ وہ بائبل کی تاریخی تنقید کے مطالعے میں صرف مناظرانہ اسلوب پر اکتفا نہ کریں بلکہ جدید تاریخی، لسانی اور مخطوطاتی تحقیق کو بھی اپنی علمی کاوشوں کا حصہ بنائیں۔
7. تحقیقی مقالات میں بائبل کے متن کے بارے میں پیش کیے جانے والے دعووں کو قدیم مخطوطات، معتبر علمی جرائد اور مستند تاریخی مصادر کی روشنی میں جانچا جائے تاکہ تحقیق زیادہ مضبوط اور قابلِ اعتماد ہو۔
8. تقابلِ ادیان کے میدان میں ایسے تحقیقی منصوبوں کی حوصلہ افزائی کی جائے جن میں قرآن مجید، بائبل اور دیگر آسمانی کتب کے متنی تحفظ اور تاریخی ارتقاء کا غیر جانب دار تقابلی مطالعہ کیا جائے۔
9. محققین کو چاہیے کہ وہ مذہبی اختلافات کے باوجود علمی دیانت، تحقیقی غیر جانب داری اور مصادر کے تنقیدی استعمال کو اپنی تحقیق کا بنیادی اصول بنائیں تاکہ علمی نتائج زیادہ معتبر ہوں۔
10. اعلیٰ تعلیمی اداروں میں بائبل کے متن کی تاریخی تنقید، مخطوطات کے مطالعے اور تقابلی الٰہیات پر تخصصی کورسز اور تحقیقی ورکشاپس کا انعقاد کیا جائے تاکہ اس میدان میں مہارت رکھنے والے محققین تیار ہو سکیں۔
11. قدیم یونانی، عبرانی، آرامی اور لاطینی متون کے مطالعے کی حوصلہ افزائی کی جائے تاکہ محققین اصل مصادر تک رسائی حاصل کر کے ثانوی مراجع پر انحصار کم کر سکیں۔

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

12. اسلامی علمی روایت اور جدید مغربی متن شناسی کے مابین مشترک تحقیقی منصوبے تشکیل دیے جائیں تاکہ بائبل کی تاریخی تنقید کے موضوع پر متوازن، جامع اور بین العلومی تحقیق کو فروغ مل سکے۔
13. مستقبل کی تحقیقات میں بارٹ ڈی اہرمن اور مولانا رحمت اللہ کیرانوی کے علاوہ دیگر نمایاں مسلم اور مغربی محققین کے مناہج کو بھی شامل کیا جائے تاکہ تقابلی مطالعہ زیادہ وسیع اور جامع ہو سکے۔
14. تحقیقی ادارے اور جامعات ایسے علمی ماحول کو فروغ دیں جہاں مختلف مذہبی روایات کے مقدس متون پر علمی تحقیق احترام، مکالمہ اور معروضیت کے اصولوں کے تحت انجام دی جائے، تاکہ تقابلِ ادیان کے میدان میں علمی ہم آہنگی اور بین المذاہب تفہیم کو تقویت ملے۔

خلاصہ

"بائبل کے متن کی تاریخی تنقید: بارٹ ڈی اہرمن اور مولانا رحمت اللہ کیرانوی کے مناہج کا تقابلی مطالعہ "ایک ایسا تحقیقی مطالعہ ہے جس میں بائبل کے متن کی تاریخی حیثیت، اس کے ارتقاء اور متنی اختلافات کو دو مختلف علمی روایات کے تناظر میں پرکھا گیا ہے۔ تحقیق میں بارٹ ڈی اہرمن کے جدید مغربی تاریخی و متنی تنقیدی منہج اور مولانا رحمت اللہ کیرانوی کے اسلامی تقابلِ ادیان پر مبنی تنقیدی منہج کا تقابلی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ اس مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ اگرچہ دونوں مفکرین بائبل کے موجودہ متن میں اختلافات اور تاریخی تبدیلیوں کے وجود کو تسلیم کرتے ہیں، تاہم ان کے استدلال کی بنیادیں، تحقیقی مقاصد اور نتائج ایک دوسرے سے نمایاں طور پر مختلف ہیں۔ بارٹ ڈی اہرمن مخطوطات، لسانی تجزیے اور تاریخی شواہد کی روشنی میں بائبل کے متنی ارتقاء کو بیان کرتے ہیں، جبکہ مولانا رحمت اللہ کیرانوی اسلامی عقائد، قرآنی تعلیمات اور تقابلِ ادیان کے اصولوں کی بنیاد پر بائبل میں تحریف کے تصور کو واضح کرتے ہیں۔

بائبل کے متن کی تاریخی تنقید ایک بین العلومی موضوع ہے جس میں تاریخ، مخطوطات، لسانیات، الٰہیات اور تقابلِ ادیان سب اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ مزید یہ کہ اسلامی علمی روایت اور جدید مغربی متن شناسی کے درمیان بعض پہلوؤں میں فکری اشتراک موجود ہے، اگرچہ ان کی تعبیرات اور حتمی نتائج اپنے اپنے مذہبی اور فکری تناظر سے متاثر ہوتے ہیں۔ یہ مطالعہ نہ صرف تقابلِ ادیان کے میدان میں ایک اہم علمی اضافہ ہے بلکہ مختلف علمی روایات کے درمیان تعمیری مکالمے، تحقیقی دیانت اور معروضی تحقیق کی اہمیت کو بھی اجاگر کرتا ہے، جس سے مستقبل میں اس موضوع پر مزید جامع اور بین الاقوامی سطح کی تحقیق کے امکانات روشن ہوتے ہیں۔

Bibliography

1. Ehrman, Bart D. Misquoting Jesus: The Story Behind Who Changed the Bible and Why. New York: HarperSanFrancisco, 2005.
2. Ibn Taymiyyah, Taqi al-Din. Al-Jawab al-Sahih li-man baddala Din al-Masih [The Correct Answer to those who changed the Religion of Christ]. Edited by Ali ibn Hasan, Abdul Aziz bin Ibrahim, and Hamdan bin Muhammad. 5 Vols. Riyadh: Dar al-Asimah, 1999.
3. Kairanvi, Rahmatullah. Bible say Quran Tak [From Bible to Quran]. Translated and Annotated by Muhammad Taqi Usmani. 3 Vols. Karachi: Maktaba Ma'ariful Quran, 2010.
4. Kairanvi, Rahmatullah. Izhar-ul-Haq [The Demonstration of Truth]. Arabic Edition. Edited by Muhammad Ahmad Abd al-Qadir Khalil Malakawi. Riyadh: Al-Riyasah al-Ammah li-Idarat al-Buhuth al-Ilmiyyah, 1410 AH / 1989 AD.
5. Kairanvi, Rahmatullah. Mukhtasar Izhar-ul-Haq [Summary of the Demonstration of Truth]. Urdu Translation by Safiur Rahman Mubarakpuri. Lahore: Islami Academy,.2002
6. Pagels, Elaine. The Gnostic Gospels. New York: Random House, 1979.
7. Usmani, Muhammad Taqi. Isaiyat Kya Hai? [What is Christianity?]. Karachi: Idara-tul-Ma'arif / Maktaba Darul Uloom,2009